

خطبه (۲۲۶)

آپ کی بیعت کے بیان میں

ایسا ہی ایک خطبہ اس سے قبل اس سے کچھ مختلف لفظوں میں گزر چکا ہے۔ تم نے (بیعت کیلئے) میرا تھے (اپنی طرف) پھیلانا چاہتا تو میں نے اُسے روکا اور تم نے کھینچتا تو میں اُسے سمیٹتا رہا، مگر تم نے مجھ پر اس طرح بھوم کیا جس طرح یا سے اونٹ پانی پینے کے دن تالابوں پر ٹوٹتے ہیں، یہاں تک کہ جوتی (کے تسلی) ٹوٹ گئے اور عبا کا ندھے سے گر گئی، کمزور و ناتواں کچلے گئے اور میری بیعت پر لوگوں کی مسرت یہاں تک پہنچ گئی کہ چھوٹے چھوٹے بچے خوشیاں منانے لگے اور بوڑھے لڑکھراتے ہوئے قدموں سے بیعت کیلئے بڑھے، یہاں بھی اٹھتے بیٹھتے ہوئے پہنچ گئے اور نوجوان لڑکیاں پر دوں سے نکل کر دوڑ پڑیں۔

--☆☆--

خطبه (۲۲۷)

بے شک اللہ کا خوف ہدایت کی کلید اور آخرت کا ذخیرہ ہے، (خواہشوں کی) ہر غلامی سے آزادی اور ہر تباہی سے رہائی کا باعث ہے، اس کے ذریعہ طلبگار منزل مقصود تک پہنچتا اور (سختیوں سے) بھاگنے والا جات پاتا ہے اور مطلوبہ حیزوں تک پہنچ جاتا ہے۔

(اچھے) اعمال بجائے آؤ ابھی جبکہ اعمال بلند ہو رہے ہیں، توبہ فائدہ دے سکتی ہے، پکارتی جا رہی ہے، حالات پر سکون اور (کراماً کا تبین کے) قلم روایاں ہیں۔

ضعف و پیری کی طرف پلٹانے والی عمر، زنجیر پابن جانے والے مرض اور جھپٹ لینے والی موت سے پہلے اعمال کی طرف جلدی کرو، کیونکہ موت تمہاری لذتوں کو تباہ کرنے والی، خواہشات کو مکدر بنانے والی اور تمہاری منزلوں کو دور کر دینے والی ہے۔ یہ ناپسندیدہ ملاقی اور

(۲۲۶) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

فِي وَصْفِ يَعْتِيمَ بِالْجُلَافَةِ

وَقَدْ تَقَدَّمَ مِثْلُهُ بِالْأَفَاظِ مُخْتَلِفةٍ.

وَبَسَطْتُمْ يَدِي فَكَفَفْتُهَا، وَمَدَدْتُمُوهَا
فَقَبَضْتُهَا، ثُمَّ تَدَاكَنْتُمْ عَلَى تَدَاكَ الْأَبِيلِ
الْهَمِيمِ عَلَى حِيَاضَهَا يَوْمَ وُرُودَهَا، حَقَّ
الْقَطْعَتِ النَّعْلُ، وَسَقَطَتِ الرِّدَاءُ، وَطَعَنَ
الضَّعِيفُ، وَبَلَغَ مِنْ سُرُورِ النَّاسِ
بِيَعْتِيمِهِمْ إِيَّاهُ أَنِ ابْتَهَجَ بِهَا الصَّغِيرُ، وَ
هَدَاجَ إِلَيْهَا الْكَبِيرُ، وَتَحَامَلَ نَحْوَهَا
الْعَلِيلُ، وَحَسَرَتُ إِلَيْهَا الْكَعَابُ.

-----☆☆-----

(۲۲۷) وَمِنْ خُصلَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

فَإِنَّ تَقْوَى اللَّهُ مُفْتَاحُ سَدَادٍ، وَذَخِيرَةٌ
مَعَادٍ، وَعَنْقٌ مِنْ كُلِّ مَلَكَةٍ، وَنَجَاهَةٌ مِنْ كُلِّ
هَلَكَةٍ، بِهَا يَنْجَحُ الطَّالِبُ، وَيَنْجُوا
الْهَارِبُ، وَثَنَاءُ الرَّغَائِبُ.

فَاعْمَلُوا وَالْعَمَلُ يُرْفَعُ، وَالتَّوْبَةُ تَنْفَعُ،
وَالدُّعَاءُ يُسْمَعُ، وَالْحَالُ هَادِئٌ، وَ
الْأَقْلَامُ جَارِيَةٌ.

وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ عُمِّرًا نَّا كِسَّا، أَوْ
مَرَضًا حَابِسَّا، أَوْ مَوْتًا خَالِسَّا، فَإِنَّ الْمَوْتَ
هَادِمُ لَذَّاتِكُمْ، وَمُكَدِّرُ شَهْوَاتِكُمْ، وَ
مُبَايِعُ طِبَّاتِكُمْ، زَائِرُ غَيْرٍ مَحْبُوبٍ،

شکست نہ کھانے والا حرف ہے اور ایسی خونخوار ہے کہ اس سے (خون بہا کا) مطالہ نہیں کیا جاسکتا، اس کے پھندے تمہیں جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے (تیروں کے) پھل تمہیں سیدھا نشانہ بنائے ہوئے ہیں اور تم پر اس کا غلبہ و تسلط عظیم اور تم پر اس کا ظلم و تعدی برابر جاری ہے اور اس کے وار کے خالی جانے کا امکان کم ہے۔ قریب ہے کہ حساب مرگ کی تیر گیا، مرض الموت کے لوکے، جان لیوا سختیوں کے اندر ہیرے، سانس اکھڑنے کی مدد ہوشیاں، جان کئی کی اذیتیں، اس کے ہر طرف سے چھا جانے کی تاریکی اور کام وہن کیلئے اس کی بد مرگی تمہیں گھیر لے۔

گویا کہ وہ تم پر اچانک آپڑی ہے کہ جس نے تمہارے ساتھ چپکے چپکے بتیں کرنے والے کو خاموش کر دیا اور تمہاری جماعت کو متفرق و پرا گنہ کر دیا اور تمہارے نشانات کو مٹا دیا اور تمہارے گھروں کو سنناں کر دیا اور تمہارے وارثوں کو تیار کر دیا کہ وہ تمہارے ترک کو مخصوص عزیزوں میں کہ جنہوں نے تمہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیا اور ان غم زدہ قریبیوں میں کہ جو (موت کو) روک نہ سکے اور ان خوش ہونے والے (رشته داروں) میں جو ذرا بے چین نہیں ہوئے تقسیم کر لیں۔

لہذا تمہیں لازم ہے کہ تم سعی و کوشش کرو اور (سفر آخرت کیلئے) تیار ہو جاؤ اور سروسامان مہیا کرو اور زاد مہیا کر لینے والی منزل سے زاد فراہم کرو۔ دنیا تمہیں فریب نہ دے جس طرح تم سے پہلے گزر جانے والی امتیوں اور گزشتہ لوگوں کو فریب دیا کہ جنہوں نے اس دنیا کا دودھ دوہا اور اس کی غفلت سے فائدہ اٹھا لے گئے اور اس کے گئے چنے (دونوں کو) فنا اور تازگیوں کو پژمردہ کر دیا۔ ان کے گھروں نے قبروں کی صورت اختیار کر لی، ان کا مال ترکہ بن گیا۔ جوان (کی قبروں) پر آتا ہے اسے پچانتے نہیں، جو انہیں روتا ہے اس کی پرواہ نہیں کرتے

وَ قِرْنٌ غَيْرُ مَغْلُوبٍ، وَ وَاتِرٌ غَيْرُ مَظْلُوبٍ،
قُدْ أَعْلَقْتُكُمْ حَبَّاءِلُهُ، وَ تَكَنَّفْتُكُمْ
غَوَّآئِلُهُ، وَ أَقْصَدْتُكُمْ مَعَابِلُهُ،
وَ عَظِمْتُ فِيْكُمْ سَطْوَتَهُ، وَ تَتَابَعْتُ عَلَيْكُمْ
عَدْوَتَهُ، وَ قَلَّتْ عَنْكُمْ نَبُوَتَهُ،
فَيُؤْشِبُ أَنْ تَخْشَاكُمْ دَوَاجِنُ ظَلَلِهِ، وَ
أَحْتِدَامُ عِلَّهِ، وَ حَنَادِسُ غَمَرَاتِهِ، وَ
غَوَاشِي سَكَرَاتِهِ، وَ أَلِيمُ إِرْهَاقِهِ، وَ دُجُوْ
إِطْبَاقِهِ، وَ جُشُوبَةُ مَذَاقِهِ.

فَكَانُ قُدْ أَتَاكُمْ بَغْتَةً فَأَسْكَنَ
نَجِيَّكُمْ، وَ فَرَّقَ نَدِيَّكُمْ، وَ عَفَ
أَثَارَكُمْ، وَ عَطَّلَ دِيَارَكُمْ،
وَ بَعْثَ وَرَأَكُمْ، يَقْتَسِمُونَ تُرَائِكُمْ،
بَيْنَ حَبِيبٍ خَاصٍ لَمْ يَنْفَعْ،
وَ قَرِيبٍ مَحْزُونٍ لَمْ يَمْنَعْ، وَ أَخَرَ شَامِتٍ
لَمْ يَجْرَعْ.

فَعَلَيْكُمْ بِالْجِدَادِ وَ الْإِجْتِهَادِ، وَ التَّاهِبِ
وَ الْإِسْتِنْدَادِ، وَ التَّزَوُّدِ فِي مَنْزِلِ الزَّادِ。 وَ لَا
تَغْرِنَكُمُ الدُّنْيَا كَمَا غَرَّتْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
مِنَ الْأُمَّمِ الْمُاضِيَّةِ، وَ الْقُرُونِ الْخَالِيَّةِ،
الَّذِينَ احْتَلُّوْ دِرَّتَهَا، وَ أَصَابُوْ غَرَّتَهَا، وَ
أَفْنَوْ عِدَّتَهَا، وَ أَخْلَقُوا جَدَّتَهَا، أَصَبَّهُ
مَسَاكِنَهُمْ أَجْدَاثًا، وَ أَمْوَالَهُمْ مِيَرَاثًا。
لَا يَعْرِفُونَ مَنْ أَتَاهُمْ، وَ لَا يَحْفَلُونَ مَنْ

اور جو پکارے اُسے جواب نہیں دیتے۔

اس دنیا سے ڈرو کہ یہ غدار، دھوکہ بازاور فریب کار ہے، دینے والی (اور پھر) لے لینے والی ہے، لباس پہنانے والی (اور پھر) اترو والینے والی ہے۔ اس کی آسائشیں ہمیشہ نہیں رہتیں، نہ اس کی سختیاں ختم ہوتی ہیں اور نہ اسکی مصیبیں تھمتی ہیں۔

[اس خطبہ کا یہ حصہ زابوں کے اوصاف میں ہے]

وہ ایسے لوگ تھے جو اہل دنیا میں سے تھے مگر (حقیقتاً) دنیا والے نہ تھے۔ وہ دنیا میں اس طرح رہتے کہ گویا دنیا سے نہ ہوں۔ اُن کا عمل ان چیزوں پر ہے جنہیں خوب جانے پہچانے ہوئے ہیں اور جس چیز سے خائن ہیں اُس سے بچنے کیلئے جلدی کرتے ہیں۔ اُن کے جسم گویا اہل آخرت کے مجمع میں گردش کر رہے ہیں۔ وہ اہل دنیا کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان کی جسمانی موت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور وہ ان اشخاص کے حال کو زیادہ اندوہنا ک سمجھتے ہیں جو زندہ ہیں مگر ان کے دل مردہ ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۲۲۸)

امیر المؤمنین علیہ السلام نے بصرہ کی طرف جاتے ہوئے مقام ذی قار میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کا واقعہ نے کتابِ اجمل میں ذکر کیا ہے۔ رسول ﷺ کو جو حکم تھا اُسے آپؐ نے کھول کر بیان کر دیا اور اللہ کے پیغامات پہنچاویے۔ اللہ نے آپؐ کے ذریعہ بکھرے ہوئے افراد کی شیرازہ بندی کی، سینوں میں بھری ہوئی سخت عداوتوں اور دلوں میں بھڑک اٹھنے والے کینوں کے بعد خویش و اقارب کو آپؐ میں شیر و شکر کر دیا۔

خطبہ (۲۲۹)

عبداللہ بن زمعہ جو آپؐ کی جماعت میں محبوب ہوتا تھا آپؐ کے زمانہ غلافت میں کچھ مال طلب کرنے کیلئے حضرتؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے

بَكَاهُمْ، وَلَا يُجِيِّبُونَ مَنْ دَعَاهُمْ.

فَاحْذَرُوا الدُّنْيَا، فَإِنَّهَا غَدَارَةٌ غَرَارَةٌ
خَدُوعٌ، مُعْطِيَةٌ مَنْوَعٌ، مُلِبِّسَةٌ تَرْزُوعٌ، لَا
يَدْوُرُ رَخَاؤُهَا، وَ لَا يَنْقَضِي عَنَّا وُهَا، وَ لَا
يَرْكُدُ بَلَاؤُهَا.

[منہما فی صفة الرُّهَادِ]

كَانُوا قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَ لَيْسُوا مِنْ
أَهْلِهَا، فَكَانُوا فِيهَا كَمْ لَيْسَ مِنْهَا، عَمِلُوا
فِيهَا بِمَا يُبِرُّونَ، وَ بَادِرُوا فِيهَا مَا
يَحْذَرُونَ، تَقْلِبَ أَبْدَانُهُمْ بَيْنَ ظَهَرَانِ
أَهْلِ الْآخِرَةِ، يَرَوْنَ أَهْلَ الدُّنْيَا يُعَظِّمُونَ
مَوْتَ أَجْسَادِهِمْ وَ هُمْ أَشَدُ إِعْظَامًا لِمَوْتِ
قُلُوبِ أَحْيَاهُمْ.

-----☆☆-----

(۲۲۸) وَمِنْ خُصْلَةٍ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

خَطَبَهَا بِذِئْنِ قَارِ وَ هُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى
الْبَصَرَةِ، ذَكَرَهَا الْوَاقِدِيُّ فِي كِتَابِ الْجَمَلِ.
فَصَدَعَ بِهَا أَمْرَبِهِ، وَ بَلَغَ رِسَالَاتِ رَبِّهِ،
فَلَمَّا هُنَّ بِهِ الصَّدْعُ، وَ رَتَقَ بِهِ الْفَتْقُ، وَ
أَلَّفَ بِهِ الشَّمِيلَ بَيْنَ ذَوِي الْأَزْحَامِ، بَعْدَ
الْعَدَاوَةِ الْوَاعِرَةِ فِي الصُّدُورِ، وَ الضَّغَائِينِ
الْقَادِحَةِ فِي الْقُلُوبِ.

(۲۲۹) وَمِنْ كَلَامِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

كَلَمَّ بِهِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَمْعَةَ وَ هُوَ مِنْ
شِيعَتِهِ، وَ ذَلِكَ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَيْهِ فِي خَلَافتِهِ